ادبیات

غزل

از

(جناب آلم مظفر نگری)

ہم نے مانا کہ وہ نزدیکِ رگِ جاں ہوں گے
لیکن ہم سے تو وہاں بھی کہیں پنہاں ہوں گے

باعثِ غم یہ سبھی عیش کے ساماں ہوں گے
جتنے گلشن ہیں کسی روز بیاباں ہوں گے

آسماں بن کے کسی دن وہ نمایاں ہوں گے
مٹ کے جو گردِ رہِ منزلِ جاناں ہوں گے

فائدہ کیا ہے اگر آئی بھی اس وقت بہار
جب کہ دیوانوں کے دامن نہ گریباں ہوں گے

چارہ گر جن کو رگیں زخمِ جگر کی سمجھا
وہ مرے سینے میں ٹوٹے ہوئے پیکاں ہوں گے

بے خودی میں مجھے دیتے رہے جو دعوتِ ہوش
ان کے جلوے وہی اے دیدۂ حیراں ہوں گے

اور بڑھ جائے گی کچھ گرمیٔ بازارِ جنوں
جب اسیرانِ وفا داخلِ زنداں ہوں گے

کھیل لینے دو ہمیں ذرا ابھی موجوں سے
ہم کسی دن یوں ہی آسودۂ طوفاں ہوں گے

دل میں رہتا ہے شب و روز تصور ان کا
کس طرح ہم ترے مہمانِ شبِ ہجراں ہوں گے

اب تو صیاد کی خاطر سے اسیروں نے بھی
دل میں ٹھانی ہے کہ بیزارِ گلستاں ہوں گے

آج تکمیلِ عباداتِ جنوں کا دن ہے
آج ہم سجدہ گزارِ درِ زنداں ہوں گے

شورِ ناقوس آلم جن کو ہے گلبانگِ اذاں
بت کدوں میں کہیں ایسے بھی مسلماں ہوں گے